170894- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا لوگوں کے

سوال

ابن قیم رحمہ اللہ نے الجواب الکافی میں بیان کیا ہے کہ : "امام احمد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ جلولاء کی جنگ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حصہ میں ایک لونڈی آئی جس کی گردن چاندی کے لوٹے جیسی تھی، عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں :

میں اس سے صبر نہ کرسکا اور لوگوں کے سامنے ہی اس کا بوسہ لے لیا"

لیکن آپ نے سوال نمبر (103960) کے جواب میں بیان کیا ہے کہ ایک بیوی کا دوسری بیوی کے سامنے ایسا کرنا حرام ہے، تو پھر لوگوں کے سامنے کیسا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اول :

مذکورہ قصہ امام احمد رحمہ اللہ نے
اپنی کتاب "العلل و معرفۃ الرجال (260/2) میں بیان کرتے ہوئے کہا ہے :

حدثنا ہشیم علی بن زید عن ایوب
اللخمی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما :

"جلولاء کے دن میرے حصہ میں ایک
لونڈی آئی اس کی گردن گویا کہ چاندی کا لوٹا تھی، وہ بیان کرتے ہیں میں اس پر صبر
نہ کرسکا اور اٹھ کر لوگوں کے سامنے ہی اس کا بوسہ لے لیا"

پھر اس کے بعد عبداللہ بن امام احمد
رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہہ
رہے تھے : ہشیم نے علی بن زید سے سماعت ہی نہیں کی" انتہی

اس روایت کی علت یہ ہے کہ ہشیم نے یہ
قصہ اس کے راوی سے سنا ہی نہیں یعنی علی بن زید سے ہشام کا سماع نہیں ہے، اور پھر
ہشیم خود بھی مدلس راوی ہے۔

لیکن یہ واقعہ اور بھی کئی ایک نے
حماد بن سلمہ عن علی بن زید عن ایوب اللخمی سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے.

اسے ابن ابی شیبہ نے (516/3)
حدیث نمبر (16656) میں اور امام بخاری نے التاریخ الکبیر (419/1) میں نقل کیا
ہے.

اور اس کی بھی سند ضعیف ہے، علی بن
زید بن جدعان ضعیف راوی ہے، اور اس قصہ کا دارومدار بھی علی بن زید پر ہے.

اور ایوب اللخمی تابعی ہیں ان کا ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے سماع ثابت ہے، اور ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا
ہے، لیکن ان کے علاوہ کسی نے اسے ثقہ نہیں کہا.

دیکھیں: الداء والدواء ابن قیم طبع
عالم الفوائد تعلیق المحقق (558–559).

دوم:

اگر بالفرض یہ قصہ ثابت بھی ہو جائے
تو یہ انسان کے ضعف موقف کو بیان کر رہا ہے کہ انسان پر اس کا نفس کتنا غالب آجاتا
ہے، اور یہ اس شخص کی حالت کے مشابہ ہے جس کے پاس ایک حسین و جمیل عورت لائی جائے،
اور وہ دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو جائے.

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ اتباع تو
عام طریقہ کی ہوتی ہے نا کہ کسی کمزور لحظہ کے وقت کی جس میں انسان اپنے آپ کا مالک
نہ رہے، اور اس پر نفس غالب آجائے، یہ ایسی چیز ہے جس سے عام لوگ بچ نہیں سکتی.

شیخ برہان الدین ابراہیم بن مفلح
الحنبلی کہتے ہیں:

"کیا قیدی لونڈی سے فرج کے علاوہ
استمتاع جائز ہے؟

اس میں دو روایتیں ہیں:

پہلی روایت :

خرقی کے ظاہر قول کے مطابق شہوت کے
ساتھ اسے دیکھنا اور مباشرت کرنا حرام ہے "الرعایۃ" اور "الفروع" میں اسے پیش
کیا گیا ہے، اس کی شرح میں کہتے ہیں : یہ امام احمد سے ظاہر ہے..

دوسری روایت :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل
کی بنا پر حرام نہیں.

لیکن پہلی روایت صحیح ہے :

المغنی میں ہے : ابن عمر کی روایت میں
کوئی دلیل نہیں کیونکہ اسے انہوں نے اپنے عیب کے طور پر ذکر کیا ہے.." انتہی

دیکھیں : المبدع لابن مفلح (8/132
) اور دیکھیں : المغنی (8/149).

مزید آپ سوال نمبر (
72220) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

فائدہ :

ابن منیر رحمہ اللہ نے اپنی سند کے
ساتھ اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد کہا ہے :

"میری رائے کے مطابق تو ابن منذر کے
علاوہ کسی نے اسے روایت کیا، انہوں نے اسے اپنی کتاب "اشراف" میں اسے بغیر سند کے
ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا ہے :

ہم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ :
انہوں نے جلولاء کے دن اپنے حصہ میں آنے والی لونڈی کا بوسہ لیا"

اور اپنی کتاب "الاوسط" میں اسے
سند کے ساتھ بیان کیا ہے، میں نے بھی اسی سے نقل کیا ہے اور اس کتاب کی تبییض کرتے

ہوئے بیس برس بعد ہی حاصل کر سکا ہوں، الحمد للہ فائدہ ہوا" انتہی

دیکھیں : البدر المنیر (262/8).

اس عالم کو دیکھیں کہ اس کا نفس فائدہ
کے ساتھ کیسا لگا کہ اس نے بیس برس بعد اسے حاصل کر ہی لیا!!

واللہ اعلم.